

میسرز کانتھی انٹریٹرز اور او دیگران بنام۔ ریاست کرناٹک اور دیگران

10 ستمبر 2002

سید شاہ محمد قادری اور رومپال، جسٹسز۔

کرناٹک سیلز ٹیکس ایکٹ، 1957- فقرہ 5(1 اے)۔ سامان کی فروخت یا خریداری پر ٹیکس کا محصول۔ فقرہ 5 کی ذیلی فقرہ (1 اے) کی پہلی شق کی وضاحت بعد میں پس منظر کی کارروائی کے ساتھ شامل کی گئی۔ تاجرو وضاحت کی پس منظر کو چیلنج کرتے ہیں کیونکہ وہ صارفین پر ٹیکس کا بوجھ نہیں ڈال سکتے تھے۔ واحد جج اور عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کی طرف سے برطرفی۔ ماضی سے متعلق کارروائی کی جواز۔ اپیل پر، پہلی شق کی وضاحت کو محض پس منظر کی وضاحت کے ساتھ ٹیکس کا نیا بوجھ مسلط کرنے کے طور پر نہیں مانا جاسکتا۔ مزید پس منظر جو تا جبر کو واقعی متاثر کرتا ہے وہ صرف 6 ماہ کا ہے، اس طرح یہاں تک کہ اگر وہ اس مدت کے دوران گاہک پر ٹیکس کا بوجھ نہیں ڈال سکے، تو پچھلا جائزہ غیر معقول یا من مانی نہیں ہو سکتا۔

سیلز ٹیکس کمشنر کی طرف سے 19 جون 1988 کو جاری کردہ ایک سرکلر میں کہا گیا ہے کہ کاروبار کا حصہ بننے والا ٹیکس جز و دفعہ (A-1) 5 کرناٹک سیلز ٹیکس ایکٹ، 1957 کی پہلی فقرہ کے تحت کٹوتی کے اہل نہیں ہوگا۔ سرکلر کی صداقت کو چیلنج کیا گیا۔ عدالت عالیہ نے اس سرکلر کو کالعدم قرار دے دیا جس میں کہا گیا تھا کہ دفعہ (A-1) 5 کی پہلی شق کے مقصد کے لیے ایکٹ کے تحت ادا کردہ سیلز ٹیکس بھی کاروبار کا حصہ بنے گا۔ اس کے بعد ذیلی فقرہ کی پہلی شق کی وضاحت (1-اے) ایکٹ کی دفعہ 5 کو 5 مارچ 1996 کو شامل کیا گیا تھا۔ اسے 1 اپریل 1988 سے ماضی سے متعلق آپریشن دیا گیا تھا۔ اپیل گزاروں نے تحریر درخواست دائر کی جس میں ماضی سے متعلق کارروائی کو چیلنج کیا گیا کیونکہ وہ صارفین پر ٹیکس کا بوجھ نہیں ڈال سکے۔ عدالت عالیہ کے واحد جج اور ڈویژن بینچ دونوں نے درخواستیں مسترد کر دیں۔ اس لیے موجودہ اپیلیں۔

اپیل گزاروں نے دعویٰ کیا کہ اس ماضی سے متعلق کارروائی کو غیر معقول اور من مانی قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ ٹیکس کا بوجھ صارفین پر نہیں ڈال سکتے اور انہیں ماضی سے متعلق ہونے کی وجہ سے ان پر عائد ٹیکس کے بوجھ سے نجات دی جائے۔ جواب دہندگان نے دعویٰ کیا کہ محض اس وجہ سے کہ وضاحت کو ماضی سے متعلق اثر دیا گیا ہے، اسے غیر قانونی طور پر بہت کم غیر آئینی نہیں ٹھہرایا جاسکتا، اور یہ کہ جب ٹیکس کا بوجھ پہلی بار ماضی سے عائد کر کے ذمہ داری پیدا کی جاتی ہے، تب بھی قانون سازی کو غلط نہیں ٹھہرایا جاسکتا اور مقننہ نے صرف عدالت عالیہ کے فیصلے کے حوالے سے موجودہ ذمہ داری کو واضح کیا ہے۔

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1. ذیلی فقرہ کی پہلی شق (1-A) کرناٹک سیلز ٹیکس ایکٹ، 1957 کے دفعہ 5 فروخت کے

پہلے جواز اور فروخت کے آخری جواز کے علاوہ کسی بھی فروخت کے جواز سے متعلق ہے، جو کہ بیچنے والے فروخت کے جواز ہیں۔ اس طرح کی فروخت کے مقاصد کے لیے یہ قابل ٹیکس کاروبار کا تعین کرنے کا طریقہ بتاتا ہے جس پر اس طرح کے سامان کے کاروبار میں کٹوتی کر کے پہنچنا ہوتا ہے جس پر اس ذیلی دفعہ کے تحت فروخت کے فوری سابقہ مقام پر ٹیکس عائد کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ "کاروبار" جو کٹوتی کے لیے اہل ہے وہ ٹیکس جزو کے ساتھ منسلک سامان کی قیمت نہیں ہے بلکہ اسے خارج کر دیتا ہے۔ چونکہ پہلی فروخت کے مقام پر، یہ اس سامان کی قیمت ہے جس پر ٹیکس عائد کیا جائے گا اور جو بیچنے والے کا کاروبار بنائے گا؛ فروخت کے اگلے مقام (درمیانی جواز) پر اس طرح کے کاروبار کے دو عناصر ہوں گے، پہلا خریدار کو سامان کی قیمت اور دوسرا وہ ٹیکس ہے جو وہ ادا کرے گا۔ لیکن ایسی اشیا کی فروخت کے فوری پیشگی مقام پر جس پر ذیلی دفعہ (1 اے) کے تحت ٹیکس عائد کیا گیا ہے اس کا مطلب صرف اشیا کی قیمت ہو سکتا ہے کیونکہ یہ اسی رقم پر ٹیکس عائد کیا گیا ہے۔ کمشنر نے اپنے سرکلر میں یہی کہا ہے۔ تاہم، عدالت عالیہ نے اسے درست کے طور پر قبول نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ شق میں مذکور فقرہ کل کاروبار فقرہ کا حساب لگانے میں متفقہ کے حقیقی ارادے کو سامنے لانے کے لیے وضاحت شامل کی گئی تھی۔ یہ محض فقرہ کے معنی کا اعلانیہ ہے اور اسے اپیل گزاروں پر سابقہ اثر کے ساتھ ٹیکس کا نیا بوجھ مسلط کرنے کے طور پر نہیں مانا جاسکتا۔ (214-بی-ایچ)

2 سیلز ٹیکس ایکٹ غیر مستقیم ٹیکس ہے، جس کا بوجھ ادا کرنے کی ذمہ داری تاجر پر ہے۔ "کیرالہ سیلز ٹیکس ایکٹ، 1957 کے تحت ایک رجسٹرڈ تاجر کو ٹیکس کا بوجھ صارف پر منتقل کرنے کی اجازت دی جاتی ہے، بشرطیکہ یہ یقینی بنایا جائے کہ ٹیکس کے نام پر قانون کے تحت قابل ادائیگی ٹیکس سے زیادہ رقم صارف سے نہ لی جائے۔ تاہم، کوئی بھی غیر رجسٹرڈ تاجر صارف پر ٹیکس کا بوجھ منتقل نہیں کر سکتا۔ اس موجودہ معاملے میں، اگرچہ یہ سچ ہو کہ اپیل کنندگان وہ ٹیکس جمع نہیں کر سکے جس کے لیے انہیں اب ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے، کیونکہ عدالت عالیہ نے کہا گیا استثناء (فقرہ) کی غلط تشریح کی تھی، لیکن عدالت اپیل کنندگان کو قانونی طور پر قابل ادائیگی ٹیکس کے بوجھ سے نہیں چھڑا سکتی۔ (215-بی، سی، ایف، جی)

3. یہ ایک طے شدہ موقف ہے کہ متفقہ ٹیکس کو ماضی سے نافذ کر سکتا ہے حالانکہ یہ من مانی اور غیر معقول نہیں ہو سکتا۔ پہلی نظر میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو وضاحت 5 مارچ 1996 کو 1 اپریل 1988 سے پچھلی تاریخ میں داخل کی گئی تھی، وہ اپیل گزاروں پر تقریباً آٹھ سال تک ٹیکس ادا کرنے کا بوجھ ڈالتی ہے۔ لیکن گہری جانچ پڑتال پر یہ واضح ہو جاتا ہے کہ 18 اگست 1995 تک عدالت عالیہ کے فیصلے کے اعلان کی تاریخ اپیل گزار ٹیکس وصول کر سکتے تھے اور حقیقت میں کر سکتے تھے۔ وضاحت 5 مارچ 1996 کو داخل کی گئی تھی لہذا، درحقیقت، ماضی سے متعلق جو حقیقت ان پر اثر انداز ہوتی ہے، وہ صرف تقریباً چھ ماہ کے لیے ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر انہوں نے اس مدت کے دوران صارفین پر ٹیکس کا بوجھ نہیں ڈالا ہے، تو اس اثر کو تا غیر معقول، من مانی اور سخت نہیں کہا جاسکتا کہ وضاحت کو کالعدم قرار دے دیا جائے۔ اس طرح کی کبھی کبھار بچکی کاروبار کے غیر معمولی واقعات نہیں ہیں۔ کسی بھی صورت میں نہ تو اصولی طور پر اور نہ ہی اختیار پر اپیل گزاروں کو ایسی راحت دی جاسکتی ہے۔ تاہم، مقدمے کے حقائق

اور حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے، اپیل گزاروں کو 18 اگست 1995 سے 5 مارچ 1996 کی مدت کے دوران یکم اکتوبر 2002 سے شروع ہونے والی چھ مساوی قسطوں میں عائد/ واجب الادا سیلنٹیکس ادا کرنے کی اجازت ہے۔ اگر اپیل کنندگان میں سے کوئی بھی قسط واجب الادا ہونے کے دو ہفتوں کے اندر کسی بھی قسط کی ادائیگی کرنے میں ناکام رہتا ہے، تو متعلقہ اتھارٹی کے لیے قانون کے مطابق ایک ساتھ واجب الادا ٹیکس کی رقم وصول کرنے کا اختیار ہوگا۔ (215-جی، ایچ: 216-اے-ڈی)

دیوانی ایپلیٹ کا دائرہ اختیار: 1999 کی دیوانی اپیل نمبر 7450-7451

کرناٹک عدالت عالیہ کے ڈبلیو اے 2000-2002/97 اور ڈبلیو پی 25737/97، ڈبلیو پی 25743/97، ڈبلیو پی 25760/97، ڈبلیو پی 25762/97، ڈبلیو پی 26678/97، ڈبلیو پی 33101/97، ڈبلیو پی 33104/97 اور ڈبلیو پی 23114/98 مورخہ 2.9.1999 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

سی اے نمبر 57/1999 - 7552، سی اے نمبر 643/2000 - 640، سی اے نمبر 943-944/2000، سی اے 1116/2000، سی اے نمبر 1034/2000، سی اے نمبر 2547-2548/2000، سی اے نمبر 2158-2165/2000، سی اے 2166/2000، سی اے نمبر 2374-2382/2000، سی اے نمبر 3013-3020/2000 اور سی اے نمبر 5684/2000۔

اے کے گنگولی، جوزف ویلاپلی اور ٹی ایل وی آئیر، بھٹ، مدھو سوڈان نانک، نوین آرناتھ، محترمہ للت موہنی بھٹ، محترمہ ہتھورواڑا، این ڈی بی راجو، محترمہ بھارتی راجو، جی پر بھاکر، راجیش مہالے، آر سی کوبلی، آروی پرساد، پروین کمار، این گپتی، سنجے آر ہیٹڑے، پون کمار اور ستیہ مترا حاضر فریقوں کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا تھا

سید شاہ محمد قادری، جسٹس: یہ اپیلیں بنگلور میں کرناٹک عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے مشترکہ فیصلے اور حکم سے 2 ستمبر 1999 کی تحریری ایپلوں اور تحریری درخواست کے ایک بنچ میں ہیں اور اس کے بعد 3 مختلف تحریری درخواست میں فیصلے اور احکامات منظور کیے گئے ہیں۔

آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت بھری گئی تحریری درخواستوں میں، اپیل گزاروں نے کرناٹک سیلنٹیکس ایکٹ، 1957 (مختصر طور پر، ایکٹ) کی دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (4-1) کی پہلی فقرہ پر وضاحت کے ماضی سے متعلق عمل کے جواز کو چیلنج کیا، جسے 1996 کے ایکٹ نمبر 1 کے ذریعے 5 مارچ 1996 کو 1 اپریل 1988 سے نافذ کیا گیا تھا۔ اس ذیلی دفعہ کو 2000 کے ایکٹ نمبر 5 کے ذریعے خارج کر دیا گیا تھا، جس کا اطلاق 1 اپریل 2000 سے ہوا۔ مختصر مدت کے دوران یہ قانون کی کتاب میں تھا، اس نے موجودہ ایپلوں سمیت قانونی چارہ جوئی کے سلسلے کو جنم دیا۔ متنازعہ وضاحت کے ماضی سے متعلق عمل کے خلاف چیلنج عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے سامنے ناکام رہا۔ اس لیے یہ اپیلیں۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل، مسٹر جوزف ویلاپلی نے دلیل دی کہ مذکورہ وضاحت کے

ماضی سے متعلق عمل کی وجہ سے، اپیل گزاروں کو بھاری معاشی نقصان اور بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ وہ پچھلے سالوں سے صارفین پر ٹیکس کا بوجھ نہیں ڈال سکے، اس لیے ماضی سے متعلق سوچ کو غیر معقول اور من مانی قرار دیا جاسکتا ہے۔

فاضل وکیل، مسٹر اے کے گنگولی نے مسٹرویلاپلی کی دلیل کو اپناتے ہوئے استدعا کی کہ یہ عدالت اپیل گزاروں کو قانون کی دفعات 18، 18 اے اور 29 کی بنیاد پر وضاحت کی پچھلی نظر کی وجہ سے ان پر عائد ٹیکس کے بوجھ سے نجات دے سکتی ہے۔ اپیل گزار 18 اگست 1995 اور 5 مارچ 1996 کے درمیان صارفین سے ٹیکس وصول نہیں کر سکتے تھے سوائے تاوان اور قانونی چارہ جوئی کے درد کے۔

مسٹر ٹی ایل وی آر، جو ریاست کی طرف سے فاضل وکیل کے طور پر پیش ہو رہے ہیں، نے استدلال کیا کہ 19 جون 1988 کو کمشنر کی جانب سے جاری کردہ وضاحتی سرکلر کو 18 اگست 1995 کو کرناٹک عدالت عالیہ کے ایک جج نے منسوخ کر دیا تھا، اور اس کے بعد قانون ساز نے 5 مارچ 1996 کو مذکورہ وضاحت کو شامل کیا، جو عدالت عالیہ کے فیصلے کو مد نظر رکھتے ہوئے پہلی پروویز کی وضاحت کرتی ہے۔ وکیل موصوف نے کہا کہ صرف اس وجہ سے کہ وضاحت کو پچھلے اثرات دیے گئے ہیں، اسے غیر قانونی یا غیر آئینی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ حتیٰ کہ جب پہلی بار کسی ٹیکس کا بوجھ پچھلے اثرات کے ساتھ عائد کیا جاتا ہے، تو قانون سازی پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا؛ اس موجودہ معاملے میں قانون ساز نے صرف عدالت عالیہ کے فیصلے کو مد نظر رکھتے ہوئے موجودہ ذمہ داری کی وضاحت کی ہے۔ لہذا، متنازعہ قانون سازی کو چیلنج کرنے کے لیے کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔

فاضل وکیل کے تنازعات کی تعریف کرنے کے لیے اس پس منظر کا حوالہ دینا مفید ہوگا جس میں ذیلی فقرہ (1-A) داخل کرنے کے لیے آیا کی پہلی شق کی وضاحت کی گئی ہے۔ 1988 کے ایکٹ نمبر 15 کے ذیلی دفعہ کے مطابق (1-A) یکم اپریل 1988 سے ایکٹ کے دفعہ 5 میں شامل کیا گیا تھا جو کہ درج ذیل تھا:

5. اشیا کی فروخت یا خریداری پر ٹیکس کا محصول۔

XX XX XXXX

(1)

(1-A) ذیلی دفعہ (1) میں کسی بھی چیز کے باوجود، ہر تاجر فروخت کے ہر مقام پر (ریاست میں آخری فروخت کے علاوہ) فروخت کے اپنے قابل ٹیکس کاروبار پر ہر سال ٹیکس ادا کرے گا جو انسانی استعمال کے لیے ہر قسم کی الکحل شراب سے متعلق ہے (ٹڈی، ایریک، بیئر اور شراب کے علاوہ) اس طرح کے کاروبار کے پچاس فیصد کی شرح سے:

بشرطیکہ فروخت کے پہلے مقام اور فروخت کے آخری مقام کے علاوہ فروخت کے کسی بھی مقام پر قابل ٹیکس کاروبار ایسے سامان کے کاروبار میں کٹوتی کر کے طے کیا جائے گا جس پر اس ذیلی دفعہ کے تحت ٹیکس فروخت کے فوراً پچھلے مقام پر عائد کیا گیا ہے۔

قابل ٹیکس کاروبار کی گنتی کے حوالے سے، جس کا حوالہ مذکورہ بالا فقرہ میں دیا گیا ہے، کمشنر آف کمرشل ٹیکسز (مختصر طور پر کمشنر) نے 19 جون 1988 کو ایک سرکلر جاری کیا جس میں کہا گیا تھا کہ کاروبار کا حصہ بننے والا ٹیکس جزو دفعہ 5

(1-A) قانون کی پہلی فقرہ کے تحت کٹوتی کے اہل نہیں ہوگا۔ اس سرکلر کی صداقت (کچھ دوسرے نوٹیفیکیشن کے ساتھ جس سے ہمارا یہاں تعلق نہیں ہے) پر عدالت عالیہ میں قانونی چارہ جوئی کے پہلے دور میں مخالفت کی گئی تھی۔ 18 اگست 1995 کے حکم ذریعے، عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج نے اس سرکلر کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ دفعہ (1-A) 5 ایکٹ کے تحت، کی پہلی شق کے مقصد کے لیے ادا کردہ سیلز ٹیکس بھی اس میں تصور کردہ کاروبار کا حصہ بنے گا، تاکہ کرناٹک ریاست کی مقننہ کے حقیقی ارادے کو واضح کیا جاسکے، ذیلی فقرہ (1-A) دفعہ 5 کے پہلے التزام کی مندرجہ ذیل وضاحت جسے ایکٹ کا حصہ 5 مارچ 1996 کو 1996 کے ایکٹ نمبر 1 کے ذریعے داخل کیا گیا تھا، جسے یہاں دوبارہ پیش کیا گیا ہے:

"وضاحت: اس فقرہ مقصد کے لیے "ایسی اشیا کا کاروبار جس پر ٹیکس عائد کیا گیا ہے" کا مطلب قابل ٹیکس ہے اور اس میں ٹیکس شامل نہیں ہوگا"

اسے 1 اپریل 1988 سے اس تاریخ کو ذیلی دفعہ (1-A) ایکٹ کے دفعہ 5 میں شامل کیا گیا تھا کے طور پر ماضی سے متعلق عمل دیا گیا تھا۔ مذکورہ فقرہ جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ فروخت کے پہلے پوائنٹ اور فروخت کے آخری جوز کے علاوہ کسی بھی جوز برائے فروخت سے متعلق ہے؛ دوسرے لفظوں میں یہ بیچنے والے جوز برائے فروخت سے متعلق ہے۔ اس طرح کی فروخت کے مقاصد کے لیے فقرہ قابل ٹیکس کاروبار کا فقرہ کرنے کے لیے طریقہ کار طے کرتا ہے جس پر اس طرح کے سامان کے کاروبار میں کٹوتی کر کے پہنچنا ہوتا ہے جس پر اس ذیلی دفعہ کے تحت ٹیکس فروخت کے فوری سابقہ مقام پر عائد کیا گیا ہے۔ شقوں میں قابل ٹیکس کاروبار اور کاروبار کی تعریفوں پر غور کرنا (یو-1) اور (v)، ایکٹ کے دفعہ (1) 2 کے بالترتیب، ہمارا خیال ہے کہ ترجمے حروف میں الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ اس میں "کاروبار" جو کٹوتی کے لیے اہل ہے، ٹیکس جزو کے ساتھ منسلک سامان کی قیمت نہیں ہے بلکہ اسے خارج کر دیتا ہے۔ واضح طور پر، اس کا مطلب ہے، ٹیکس جزو کے بغیر کاروبار "چونکہ پہلی فروخت کے مقام پر، یہ سامان کی قیمت ہے جس پر ٹیکس عائد کیا جائے گا اور جو بیچنے والے کا کاروبار بنائے گا، فروخت کے اگلے مقام (درمیانی مقام) پر اس طرح کا کاروبار، یہ واضح ہے، اس کے دو عناصر ہوں گے، پہلا خریدار کو سامان کی قیمت اور دوسرا وہ ٹیکس ہے جو وہ ادا کرے گا۔ لیکن ایسی اشیا کے فروخت کے کاروبار کے فوری پیشگی مقام پر جس پر ذیلی دفعہ (1-A) کے تحت ٹیکس عائد کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب صرف سامان کی قیمت ہو سکتا ہے کیونکہ اس جزو پر ٹیکس لگایا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل مثال فقرہ کی اہمیت کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ فرض کریں کہ پہلی فروخت کے مقام پر سامان کی قیمت 100 روپے ہے اور اس پر سیلز ٹیکس 50 روپے لگایا گیا ہے، لہذا ٹیکس جزو کے ساتھ منسلک کاروبار 150 روپے ہے اور ٹیکس کے بغیر کاروبار 100 روپے ہے۔ دوسری فروخت کے مقام پر، درمیانی فروخت، فروخت کا فوری طور پر سابقہ نقطہ پہلی فروخت ہوگی اور فقرہ کے لحاظ سے سامان کے کل کاروبار کو اس سامان کے کاروبار کے اس حصے کو کاٹ کر طے کرنا ہوگا جس پر ٹیکس عائد کیا گیا ہے اور وہ 100 روپے ہوگا کیونکہ اس رقم پر 50 روپے کا ٹیکس لگایا گیا تھا۔ یہ وہی ہے جو کمشنر نے اپنے سرکلر میں کہا، تاہم، اسے عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے درست کے طور پر قبول نہیں کیا تھا۔ اس وجہ سے مذکورہ وضاحت کو شامل کیا گیا تاکہ فقرہ میں ذکر کردہ "کل کاروباری حجم" کے متعلق قانون سازی کی اصل نیت واضح کیا جاسکے۔ محض فقرہ کے معنی کا اعلانیہ ہے اور اسے اپیل گزاروں پر سابقہ اثر کے ساتھ ٹیکس کا نیا بوجھ مسلط کرنے کے طور پر نہیں مانا جاسکتا۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل کی دوسری دلیل کو قبول کرنا ممکن نہیں ہے کہ چونکہ وضاحت داخل کرنا سختی سے کام کرتا ہے اور اپیل گزاروں کو بڑی مشکلات کا باعث بنتا ہے، اس لیے یہ غیر معقول ہے اور اس لیے انہیں راحت دی جانی چاہیے، کیونکہ وہ حتمی صارف پرنٹس کا بوجھ نہیں ڈال سکتے تھے۔

یہ بات ذہن میں رکھنا بہتر ہوگا کہ سیلزنٹیکس ایک بالواسطہ ٹیکس ہے، ٹیکس کی ادائیگی کا بوجھ تاجر پر ہوتا ہے۔ ایکٹ کی ضرورت نہیں ہے لیکن تاجر کو ٹیکس کا بوجھ صارفین پر ڈالنے کی اجازت دیتا ہے؛ اس بات کو یقینی بنانا کہ ٹیکس کی آڑ میں ایکٹ کے تحت قابل ادائیگی ٹیکس کی اصل رقم سے زائد حتمی صارف سے وصول نہیں کیا جانا چاہیے۔ اس آزادی کے غلط استعمال کو روکنے کے لیے مقننہ نے ایکٹ کی دفعہ 18 کے ذریعے اس بات کا خیال رکھا ہے کہ کوئی شخص جو رجسٹرڈ تاجر نہیں ہے لیکن ٹیکس ادا کرنے کا جوابدہ ہے وہ ٹیکس کے ذریعے یا ٹیکس کے ذریعے کوئی رقم وصول نہیں کرے گا اور نہ ہی کوئی رجسٹرڈ تاجر ٹیکس کے ذریعے یا ٹیکس کے ذریعے اس شرح یا شرح سے زیادہ رقم وصول کرے گا جس پر وہ ایکٹ کی دفعات کے تحت ٹیکس ادا کرنے کا جوابدہ ہے۔ مذکورہ بالا شرائط میں ممانعت کو دفعہ 18 اے کو شامل کر کے اور دفعہ 18 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کسی بھی رقم کی وصولی کے لیے تاوان فراہم کر کے تقویت دی گئی ہے۔ مزید برآں، دفعہ 29، جس میں جرائم اور جرمانے کا شمار کیا گیا ہے، ذیلی دفعہ (2) کی شق (جی) میں، کل آمدنی ٹیکس کے ذریعے کسی بھی رقم کی وصولی یا ذیلی دفعہ (3) کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کل آمدنی ٹیکس کے ذریعے ہونے کا دعویٰ شامل ہے۔ اس طرح کے جرم کی سزا قید محذ ہے جس کی مدت بارہ ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو پانچ ہزار روپے سے کم نہیں لیکن پچیس ہزار روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں کے ساتھ اور جب جرم جاری رہے تو جرم کے جاری رہنے کی مدت کے دوران روزانہ دوسو روپے سے زیادہ جرمانے کے ساتھ۔ مذکورہ بالا دفعات کا خلاصہ ظاہر کرتا ہے کہ کوئی بھی غیر رجسٹرڈ تاجر صارفین پرنٹس کا بوجھ نہیں ڈال سکتا اور ایک رجسٹرڈ تاجر اس سے زائد ٹیکس وصول نہیں کر سکتا جو وہ ادا کرنے کے جوابدہ ہوگا۔

چاہے یہ سچ ہو کہ وہ ٹیکس جمع نہیں کر سکے جس کے لیے انہیں اب ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے، کیونکہ عدالت عالیہ نے مذکورہ فقرہ کی غلط تشریح کی، لیکن عدالت اپیل کنندگان کو ان پر قانونی طور پر واجب الادا ٹیکس کے بوجھ سے مستثنیٰ نہیں کر سکتی۔"

یہ ایک طے شدہ موقف ہے کہ مقننہ ماضی سے ٹیکس عائد کر سکتا ہے حالانکہ یہ من مانی اور غیر معقول نہیں ہو سکتا۔ پہلی نظر میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وضاحت جو 5 مارچ 1996 کو 1 اپریل 1998 سے پچھلی تاریخ میں داخل کی گئی تھی، اپیل گزاروں پر تقریباً آٹھ سال تک ٹیکس ادا کرنے کا بوجھ ڈالتی ہے۔ لیکن گہری جانچ پڑتال پر یہ واضح ہو جاتا ہے کہ 18 اگست 1995 تک عدالت عالیہ کے فیصلے کے اعلان کی 9 تاریخ تک (وہ ٹیکس وصول کر سکتے تھے اور درحقیقت وصول کر سکتے تھے۔ وضاحت 5 مارچ 1996 کو داخل کی گئی تھی لہذا، درحقیقت، ماضی سے متعلق جو حقیقت میں ان پر اثر انداز ہوتا ہے، وہ صرف تقریباً چھ ماہ کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ اگر انہوں نے اس مدت کے دوران صارفین پرنٹس کا بوجھ نہیں ڈالا ہے تو بھی اس اثر کو اتنا غیر معقول، من مانی اور سخت نہیں کہا جاسکتا کہ وضاحت کو کالعدم قرار دیا جاسکے، اس طرح کے کبھی کبھار ہنگامی کاروبار کے غیر حقیقی واقعات نہیں ہیں۔ کسی بھی صورت میں نہ تو اصولی طور پر اور نہ ہی اختیار پر اپیل گزاروں کو ایسی راحت دی جاسکتی ہے۔

تاہم، مقدمے کے حقائق اور حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم اپیل گزاروں کو 18 اگست 1995 سے 5 مارچ

1996 کی مدت کے دوران عائد کردہ/ واجب الادا سیلزن ٹیکس چھ مساوی قسطوں میں ادا کرنے کی اجازت دیتے ہیں، جو یکم اکتوبر 2002 سے شروع ہونے والے ہر مہینے میں ادا کیا جائے گا۔ اگر اپیل کنندگان میں سے کوئی بھی واجب الادا ہونے کے دو ہفتوں کے اندر کوئی قسط ادا کرنے میں ناکام رہتا ہے، تو متعلقہ اتھارٹی کے لیے قانون کے مطابق واجب الادا ٹیکس کی رقم ایک ساتھ وصول کرنے کا اختیار ہوگا۔

مذکورہ بالا مشاہدات کے تابع اپیلوں کو اخراجات کے حوالے سے بغیر کسی حکم کے خارج کر دیا جاتا ہے۔

این جے۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔